سورة البقرة

آيات ٦٠ - ٦٤

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ط فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ
اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا ط قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ط كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا
تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ
لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَ
بَصَلِهَا ط قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ط اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ
لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ ط وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ ق وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ط ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿٦١﴾ ع اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰى وَ
الصّٰبِـِٕيۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ صلے ج
وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ط
خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ
ذٰلِكَ ج فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٤﴾

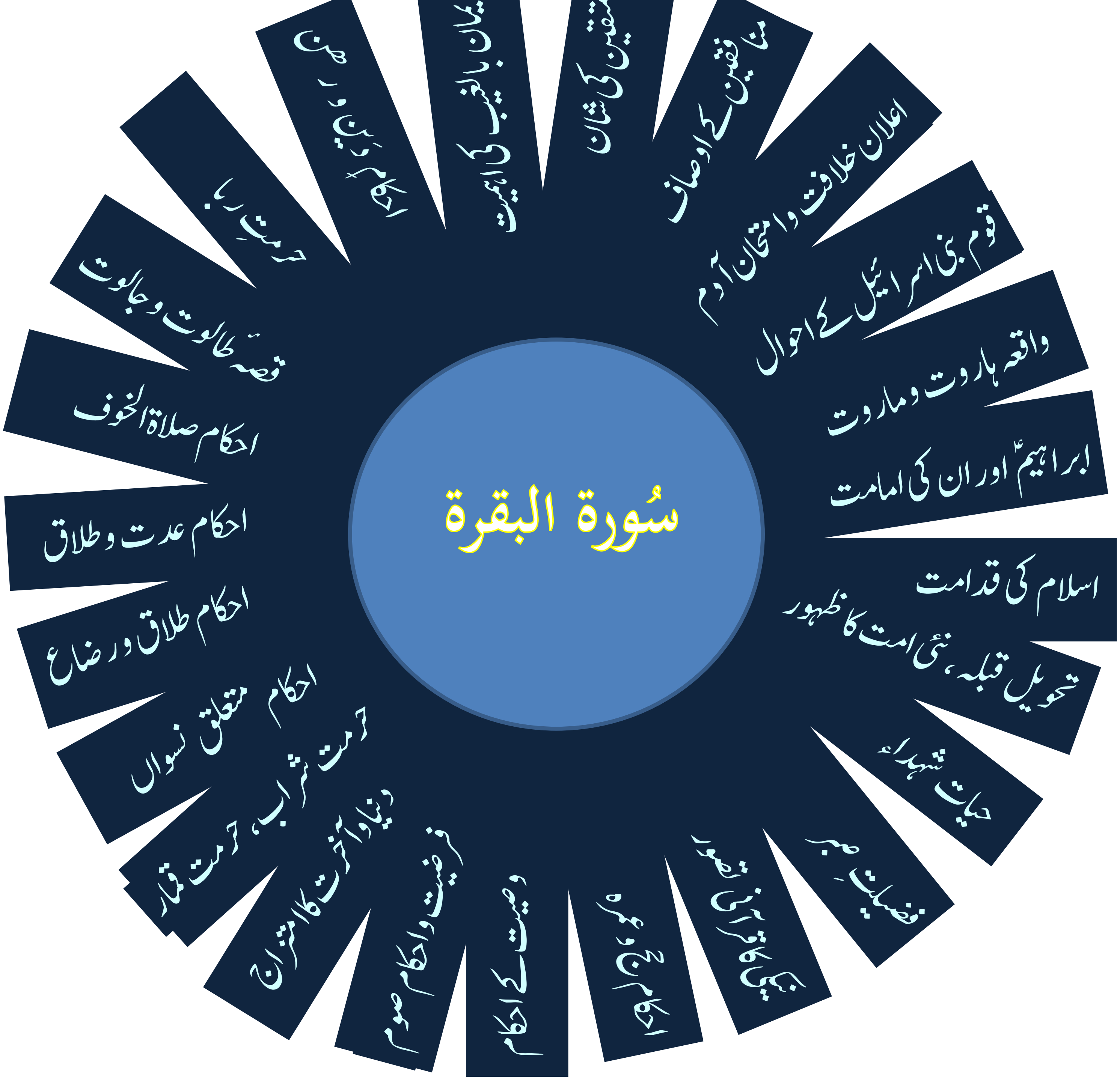
سُورة البقرة
متقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
یمان بالغیب کی اہمیت
فقین کی شان

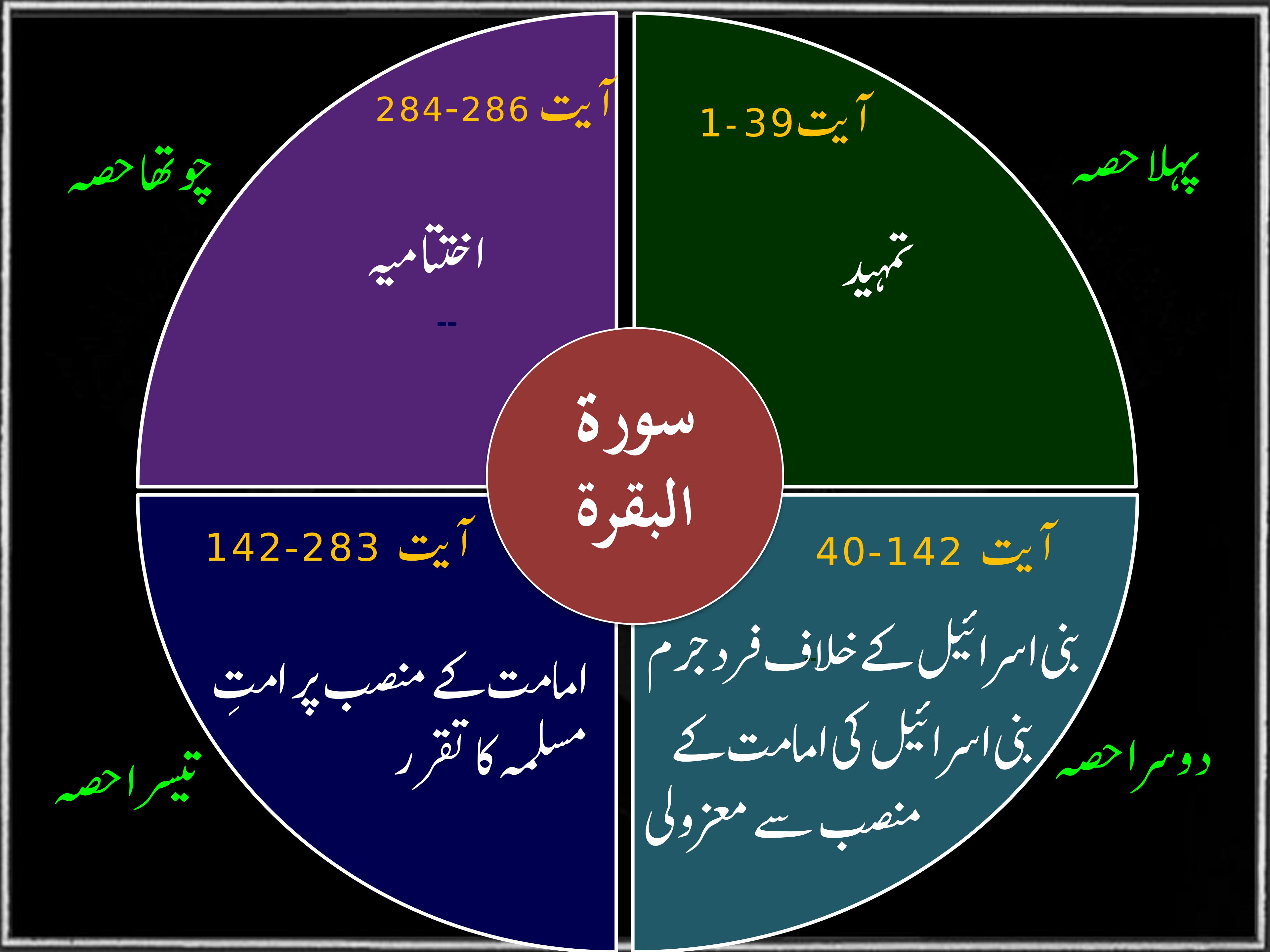
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباءِ
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ؕ

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى - اور جب پانی مانگا (س ق ي)

اسْتَسْقٰى يَسْتَسْقِي ، اِسْتَسْقَاءً
پانی مانگنا، پانی کی دعا کرنا (X)

مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ - موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے

فَقُلۡنَا اضۡرِبْ - تو ہم نے کہا مارو

بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ - اپنی لاٹھی سے چٹان کو

(ف ج ر)

اِنْفَجَرَ يَنْفَجِرُ ، اِنْفِجارً
پھوٹ کر بہہ نکلنا (VII)

فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ - پس پھوٹ پڑے اس

اثۡنَتَا عَشۡرَةَ - بارہ سے

عَيۡنًا - چشمے

عَيْن - چشمہ (a water spring)

قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ كُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۰﴾

قَدۡ عَلِمَ - تو جان لیا

كُلُّ اُنَاسٍ - ہر ایک گروہ نے

اناس - لوگوں کی جماعت
تقسیمِ کار کے حساب سے بنا گروہ

مَّشۡرَبَهُمۡ - اپنے پینے کی جگہ

كُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا - تم کھاؤ اور پیو

مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ - اللہ کے دیئے ہوئے سے

(ع ث و)

عَثِيَ يَعْثَى ، عُثِيًّا وعَثَيَانًا (س)
ہنگامہ کرنا، غلطی کرنا، گڑبڑ کرنا

وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ - اور نہ ہنگامہ کرو زمین میں

مُفۡسِدِيۡنَ - فسادی بن کر

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ
اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾

یاد کرو، جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کونسی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے اُس وقت یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

And remember Moses prayed for water for his people; We said: "Strike the rock with thy staff." Then gushed forth therefrom twelve springs. Each group knew its own place for water. So eat and drink of the sustenance provided by Allah, and do no evil nor mischief on the (face of the) earth.

محمد اقبال

وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ؕ فَانْفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ؕ

صحرائے سینا کے واقعات

- موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کے لیے پانی کی درخواست و دعا
- تورات کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی کے لیے یہ دعا دشت صین میں اس وقت کی تھی جب بنی اسرائیل نے انتہائی گستاخی سے آپ سے پانی کا مطالبہ کیا
- اللہ نے موسیٰ ؑ کو حکم دیا کہ اپنے عصا سے چٹان پر ضرب لگاؤ، اس پر چٹان سے ۱۲ چشمے پھوٹ پڑے اور ہر قبیلے کا گھاٹ مقرر کر دیا گیا کہ پانی کے لیے جھگڑا نہ ہو
- کھانے اور پینے کی ان نعمتوں کے ساتھ اللہ کی ہدایت کہ ان نعمتوں سے متمتع ہو، اللہ کا شکر ادا کرو، ناشکری اور ظلم نہ کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ
- ان بنیادی ضرورتوں کے پورا ہونے پر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ اب مقصد زندگی کی طرف متوجہ ہوتے اس بات پہ غور کرتے کہ انہیں مصر سے نکال کر اس صحرا میں آخر کیوں بسایا گیا ہے، غلامی سے نجات دیکر آزاد زندگی کیوں عطا کی گئی .... لیکن!

40 years in the wilderness

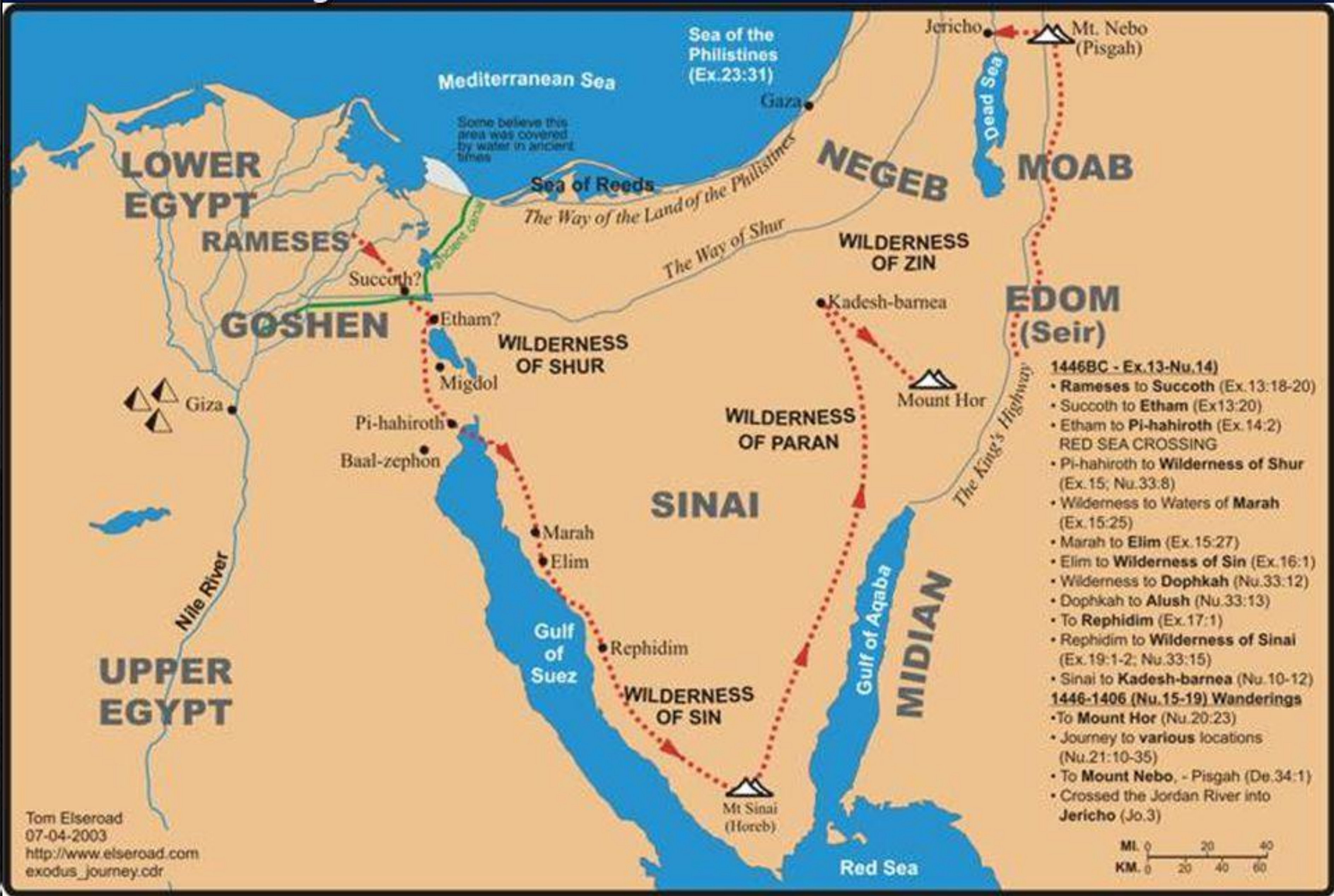

عين موسىٰ البتراء

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى - اور جب کہا تم نے اے موسیٰ

لَنْ نَّصْبِرَ - ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے

عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ - کسی ایک کھانے پر

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ - پس پکارو ہمارے لیے اپنے رب کو

يُخْرِجْ لَنَا - کہ وہ نکالے ہمارے لیے

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ - اس میں سے جو اگاتی ہے زمین

أَنْبَتَ يُنْبِتُ ، إِنْبَاتًا
اگانا

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا - جیسے کہ اس کی سبزی اور اس کی ککڑی

بقل- کا اطلاق تمام سبزیوں اور ترکاریوں کی تمام اقسام پر

قِثّاَء- کھیرا/ککڑی

وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ؕ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ

وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا - اور اس کا لہسن* اور اس کی دال اور اسکا پیاز

فوم - سے مراد گیہوں بھی لیا گیا ہے اور لہسن بھی (جو ثوم کی بدلی ہوئی شکل ہے)

قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ - اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو

عربوں کا ث کو ف سے بدلنا معروف ہے

الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى - اس کو جو کمتر ہے

بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ - اس کے بدلے جو بہتر ہے

اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا - (تو) اتر جاؤ کسی شہر میں

مِصر - شہر (لغوی معنی حد کے ہیں)

فَاِنَّ لَكُمۡ - تو یقیناً تمہارے لیے ہے

مَّا سَاَلۡتُمۡ - وہ جو تم نے مانگا

وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ ۚ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ - اور مار دی گئی ان پر

الذِّلَّةُ - ذِلت

ذِلّت۔ خستہ حالی، رسوائی، توہین، بے عزتی، خواری، بے توقیری

وَالۡمَسۡكَنَةُ - اور محتاجی

مسکنت۔ عجز و بے بسی، پست ہمتی، بدحالی

وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ - اور وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ (ب و أ)

بَاءَ يَبُوءُ ، بَوْءًا ۔ واپس آنا، لوٹنا، لانا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ - یہ اس لیے کہ وہ

كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ - انکار کیا کرتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات کا

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ ع

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ - اور قتل کیا کرتے تھے نبیوں کو

بِغَيْرِ الْحَقِّ - حق کے بغیر

ذٰلِكَ بِمَا - یہ اس سبب سے جو

عَصَوْا - انہوں نے نافرمانی کی (ع ص ي)

عَصَى يَعْصِي ، عَصْيًا و مَعْصِيَةً - نافرمانی کرنا، بغات کرنا

وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ - اور جو وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے (ع د و)

اِعتَدَى يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً - حد سے گذر جانا (VIII)

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ
هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ
الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ
النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿61﴾ ع

یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ، "اے موسیٰؑ، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، کھیرا، ککڑی، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کرے" تو موسیٰؑ نے کہا: "کیا ایک بہتر چیز کے بجائے تم ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو؟ اچھا، کسی شہری آبادی میں جا رہو جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا" آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت و خواری اور پستی و بد حالی اُن پر مسلط ہو گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے یہ نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور اس بات کا کہ وہ حدود شرع سے نکل نکل جاتے تھے

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى
بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ
بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ
الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿61﴾ ع

And remember ye said: "O Moses! we cannot endure one kind of food (always); so beseech thy Lord for us to produce for us of what the earth grows, -its pot-herbs, and cucumbers, Its garlic, lentils, and onions." He said: "Will ye exchange the better for the worse? Go ye down to any town, and ye shall find what ye want!" They were covered with humiliation and misery; they drew on themselves the wrath of Allah. This because they went on rejecting the Signs of Allah and slaying His Messengers without just cause. This because they rebelled and went on transgressing.

محمد اقبال

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا

بنی اسرائیل کی ناشکری اور جسارت

- اس آیت میں بنی اسرائیل کی ناشکری اور کفرانِ نعمت کو منعکس کیا گیا ہے جو انہوں نے ان نعمتوں پر کیں جو اللہ نے انہیں عطا کی تھیں۔ دُنیا کی تاریخ ایسی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کسی قوم پر اللہ کی اتنی لطف و عنایات اور پھر اس قوم نے اس حد درجے کی ناشکری کی ہو
- انہوں نے اس بات کو بالکل فراموش کر دیا کہ دشت کی سیاحی اور صحرا انوردی کا کیا مقصد ہے؟
- غلامی سے نجات، صحرائے سینا کی آزاد فضا میں آزادی کا درس، صبر و استقامت کے حصول کے لیے دشت کی سخت زندگی کا سامانِ سفر یہ سب بے مقصد نہیں ہے
- اور وہ مقصد یہ کہ وہ دشت کی اس زندگی میں جفا کشی سے گذریں، کم سے کم ضروریات زندگی پر جینا سیکھیں، اس خاکدان سے کنارہ کریں جہاں رزق صرف آب ودانہ کا نام ہے۔ دشمن سے لڑنے کی ہمت پیدا کریں اور اپنی ہمتوں پہ بھروسہ کریں، امیدیں قلیل اور مقاصد عظیم رکھیں، جہاد کے لیے تیار ہوں جو ارضِ مقدس کے حصول کے لیے ان پر لازمی کر دیا گیا اور ایک امت کی شکل میں اللہ کی کتاب اور اس کے دین کے تقاضے پورے کریں

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا

بنی اسرائیل پر غلامی کے اثرات

- کیا اس عظیم مقصد کے سامنے کام و دہن کی لذت اور زبان کے چٹخارے زیادہ اہم ہیں؟
- زمین سے اگنے والی نعمتوں کا تقاضا بجائے خود کوئی مکروہ بات نہیں مگر یہ اس بات کا اعلان ہے کہ آزادی کی نعمت، ایک عظیم امت برپا کرنے کا جو نسخہ موسیٰ علیہ السلام الٰہی ہدایت ہر ان کے تجویز کر رہے ہیں وہ انہیں ہر گز قبول نہیں
- انہیں پر تعیش زندگی چاہیے چاہے اس کے لیے غلامی کی ذلت ہی کیوں نہ قبول کرنی پڑے۔
- یہ ایک قوم اور ایک امت کی داستاں ہے جسے مسلسل غلامی نے قوت امتیاز سے بھی محروم کردیا جسے نہ اپنے رب پہ، نہ رسول پہ، نہ الٰہی دستور پہ، نہ اپنے دستِ بازو پہ کوئی بھروسہ
- غلامی کیا ہے؟ ذوقِ حُسن و زیبائی سے محرومی جسے زیبا کہیں آزاد بندے، ہے وہی زیبا
- تھا جو ناخُوب، بتدریج وہی خُوب ہُوا کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

تاریخ کا سبق

جب قومیں عظیم مقاصد سے تہی دامن ہو جائیں، اپنی ضروریاتِ زندگی کو مقاصد بنا لیں اور دل کی بجائے پیٹ کی بات سننے لگیں تو ان کا تہذیب و تمدن ان کی معنوی اور روحانی زندگی کا آئینہ دار نہیں ہوتا اور دنیا کی قوموں میں ان کا کوئی نمایاں مقام نہیں ہوتا

بلکہ

ان کی زندگی طعام و مشروبات، ملبوسات، تکلفات، تعیشات، عمارات اور وسائلِ زندگی کی فکر میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے اور بے بسی، ناتوانی، بے ہمتی کا مرکب سیاسی آزادی اگر انہیں مل بھی جائے تو تہذیبی، تمدنی، معاشی اور علمی آزادی نصیب نہیں ہوتی

قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ‌ ؕ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ......

قوموں کے بارے میں اللہ کی سنت

- موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نے زبان کے یہ چٹخارے پورے کرنے ہیں تو جاؤ کسی قریبی شہر کو فتح کرلو اور وہاں تمھیں یہ چیزیں مل جائیں گی
- لیکن تمھیں اس کے لیے اپنے بلند منصب سے نیچے اترنا ہوگا، اس لیے کہ اللہ نے تمہارے ذمہ کھیتی باڑی کرنا نہیں لگایا بلکہ تمھیں امت کے طور پہ برپا کرنے کا ایک عظیم مقصد ہے
- [جب مدینہ طیبہ میں مسلمانوں نے اپنی کھیتی باڑی اور کاروبار کی دیکھ بھال کی اجازت مانگی تھی تو انہیں قرآن میں کیا بتایا گیا (وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ)]
- جب کوئی قوم مقاصد کی بلندی سے اس طرح نیچے گرتی ہے تو پھر اس کے نتیجے میں قومی افتخار اجتماعی قوت اور مقصد کی یگانگت سے بھی محروم ہوجاتی ہے پھر یہ قوم افراد کا ایک بے ہنگم بھیڑ اور جانوروں کا ساریوڑ بن جاتی ہے جس پہ ذلت و مسکنت اور بے بسی و ناتوانی مسلط ہوجاتی ہے
- بنی اسرائیل نے جب اپنے آپ کو اس منصب سے گرایا تو یہی انجام ان کا مقدر بنا

وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَ الۡمَسۡكَنَةُ ۚ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کا انجام

- بنی اسرائیل کی مسلسل ناشکریوں، آیات الٰہی (کتاب) کی ناقدری، انبیاء علیہ السلام کے قتل، اپنی سرکشی و تمرد اور اللہ نے کامیابی اور فلاح کے جو مواقع ان کے عطا کیئے ان کو ضائع کرنے کی بدولت اللہ نے ان پر ذلت و مسکنت تھوپ دی:
  - وہ دشمنوں کے لیے نہایت ہی نرم چارہ بن کر رہ گئے
  - حالات و خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ان کے اندر کوئی عزم و حوصلہ باقی نہ رہا
  - دشمنوں کا خوف ان پر مسلط ہو گیا
  - اللہ نے تاریخ کے مختلف ادوار میں جابر اور ظالم قسم کے فاتحین ان پر مسلط کیئے جو انہیں قتل کرتے رہے، غلام بناتے رہے ان کی عبادت گاہیں اور ان کے مقدس شہر اجاڑتے رہے (اور یہ عمل تاریخ میں ان کے ساتھ کئی بار ہوا)
- امتِ مسلمہ پہ ایک نظر۔ بنی اسرائیل اس انتہا کو پہنچے کہ مصلحین و انبیاء کو قتل کیا.... مسلمانوں کی تاریخ... (صلیبی جنگیں، ۱۸۵۷، سرنگاپٹم، جنگِ پلاسی، بالاکوٹ، نئی کروسیڈ)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا - بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَ الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا - اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے

(ھ د و)

ہَادَ یَہُودُ ، ہَوْدًا

یہودی بن جانا، راہ پانا، ڈیوٹی پہ واپس جانا

وَ النَّصٰرٰی - اور نصرانی ہوئے

وَ الصّٰبِـِٕیۡنَ - اور صابی ہوئے

صابئی – (لغوی معنی) جو اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف چلا جائے

ایک فرقہ جو توحید اور عقیدۂ رسالت کے قائل تھے ۔ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے صابیوں کو اہل کتاب میں شمار کیا ہے (بعد میں یہ ستارہ پرست بن گئے۔ اب معدوم ہیں)

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ - ان میں سے جو ایمان لایا

وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ - اور آخری دن پر

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

وَعَمِلَ صَالِحًا - اور عمل کیے نیک

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ - توان کے لیے ہے ان کا اجر

عِنْدَ رَبِّهِمْ - ان کے رب کے پاس

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - اور کچھ خوف نہیں ہے ان پر

وَلَا هُمْ - اور نہ ہی وہ لوگ

يَحْزَنُوْنَ - پچھتائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

یقین جانو کہ نبی عربی کو ماننے والے ہوں یا یہودی، عیسائی ہوں یا صابی، جو بھی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اُس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے

Those who believe (in the Qur'an), and those who follow the Jewish (scriptures), and the Christians and the Sabians,- any who believe in Allah and the Last Day, and work righteousness, shall have their reward with their Lord; on them shall be no fear, nor shall they grieve.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ

نجات کا معیار ایمان اور عمل صالح

- اللہ کی ایک چہیتی قوم جس پر اللہ نے ان گنت احسانات فرمائے اور جب انہوں نے احسان فراموشی کی روش اپنائی تو ان پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار نازل ہوئی اور نمونہ عبرت بن گئے
- یہاں بتایا جارہاہے کہ دنیا کے مذہبی گروہو ! تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خاندانی یا گروہی انتساب اللہ کے یہاں سرخرو ہونے کے لیے کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے ایمان و عمل درکار ہے
- اللہ کے ہاں ایسا نہیں ہے کہ اعمال خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں نجات کسی گروہ کا مقدر ہے
- سلسلۂ کلام کو پیش نظر رکھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں ایمان اور اعمال صالحہ کی تفصیلات بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ یہاں یہود کے زعمِ باطل کی نفی کرنا اور یہ بات علی الاعلان دنیا کے دوسرے گروہوں کو بتانا مقصود ہے
- اس آیت سے یہ مفہوم لینا کہ نجات کے لیے رسول پر ایمان لانا ہرگز ضروری نہیں، یہ اسلام ، اسلامی تعلیمات اور اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہے (یہ وحدتِ ادیان کا لغو تصور ہے جس کے ڈانڈے دینِ اکبری اور اس کے سیکولرزم سے ملتے ہیں)

وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ

- بعض لوگوں نے اس سے یہ اخذ کر لیا کہ سابقہ امتوں کے لوگ اگر اپنے اپنے صحیفوں اور اپنی مذہبی تفصیلات پر عمل کرتے رہیں تو ان کی نجات کے لیے کافی ہے۔ رسولوں پر ایمان لانا اور بالخصوص آپ ﷺ پر ایمان لانا، کوئی ضروری نہیں۔
- ماضی میں ہندوستان میں دین الٰہی کا فتنہ اسی کی بنیاد پر کھڑا ہوا اور اس دور میں الحاد اور سیکولرزم اسی کے لبادے میں دین اسلام کی جڑیں کاٹنے میں مصروف
- حالانکہ کلام خود بول رہا ہے، اہلِ کتاب مخاطب ہیں کہ تم اب تباہی (عصبیتوں) کے راستے کو چھوڑ کر ایمان لے آؤ (اس ہدایت پر جو یہ رسولؐ لے کے آئے ہیں)

☜ اگر کسی بھی مذہب کو مان لیا جائے اور وہی نجات کے لیے کافی ہے تو اللہ بار بار انبیاء و رُسل کو کیوں بھیجتا رہا؟

☜ اگر رسولؐ پر ایمان ضروری نہیں تو آپؐ کو کیوں بھیجا گیا، قرآن کیوں اتارا گیا ....

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ - اور جب لیا ہم نے پختہ وعدہ تم سے

وَرَفَعۡنَا - اور بلند کیا ہم نے

فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ - تمہارے اوپر طور (پہاڑ) کو

خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ - (کہ) تم پکڑو اس کو جو دیا ہم نے تم کو

بِقُوَّةٍ - قوت کے ساتھ (عمل کی قدرت کے ساتھ)

وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ - اور تم یاد رکھو اس کو جو اس میں ہے

لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ - شاید کہ تم اللہ کی ناراضگی سے بچو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ
اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے طُور کو تم پر اٹھا کر تم سے پختہ عہد لیا تھا اور کہا تھا کہ "جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا اور جو احکام و ہدایات اس میں درج ہیں انہیں یاد رکھنا اسی ذریعے سے توقع کی جا سکتی ہے کہ تم تقویٰ کی روش پر چل سکو گے"

And remember We took your covenant and We raised above you (The towering height) of Mount (Sinai) : (Saying): "Hold firmly to what We have given you and bring (ever) to remembrance what is therein: Perchance ye may fear Allah.

محمد اقبال

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

بنی اسرائیل سے تورات کی تعلیم پر پابند رہنے کا عہد

- اس عہد کی تفصیل دوسری سورتوں اور خود اس سورۃ بقرہ میں بھی بعد میں مذکور ہے
- اللہ نے جب موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور شریعت عطا فرمائی تو بنی اسرائیل پر اس کے مطابق عمل کرنا شاق گذرتا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو دامن کوہ میں طلب کیا اور ان سے اس کتاب کے بارے میں عہد و پیمان لیا
- اور قرآن (اور تورات کے بیان سے بھی) اس کی کیفیت ایسے معلوم ہوتی ہے کہ جب ان سے عہد لیا گیا تو وہ پہاڑ کو سر پر سائبان کی طرح تنا ہوا دیکھتے تھے (ایک خوفناک صورتحال میں)
- اس کیفیت میں انھیں یہ حکم دیا گیا کہ جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھامو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو
- مضبوطی سے تھامنے میں اجتماعی زندگی کی طرف اشارہ۔ اجتماعی زندگی میں اللہ کے احکام کا نفاذ آئین اور قانون کی شکل میں ممکن ہے۔ اجتماعی زندگی میں کتاب کو نافذ کرنے کے لیے ایمان کی مضبوطی اور ہیئت اجتماعی کی وابستگی اور قوت درکار ہوتی ہے جس کا یہاں ذکر ہے

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ - پھر منہ موڑا تم لوگوں نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ - اس کے بعد سے

فَلَوْلَا - تو اگر نہ ہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ - اللہ کا فضل تم پر

وَ رَحْمَتُهٗ - اور اس کی رحمت

لَكُنْتُمْ - تو تم لوگ ہوتے

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ - خسارہ پانے والوں میں

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ
مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

مگر اس کے بعد تم اپنے عہد سے پھر گئے اس پر بھی اللہ کے فضل اور اس کی رحمت نے تمہارا ساتھ نہ چھوڑا، ورنہ تم کبھی کے تباہ ہو چکے ہوتے

But you turned back thereafter: Had it not been for the Grace and Mercy of Allah to you, ye had surely been among the lost.

محمد اقبال

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

- بنی اسرائیل اللہ سے کیے گئے مذکورہ عہد سے پھر گئے کہ عہد سے پھرنا ان کی موروثی خصلت
- انہوں نے احکام وارشادات الٰہی سے غفلت ولاپرواہی برتی، اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایسے پس پشت ڈال دیا کہ اس کو جانتے ہی نہیں
- اس جسارت پر اگر تم فوراً ہلاک کر دیئے جاتے اور ساری قوم کی قوم دنیا سے اسی طرح بے نشان ہو گئی ہوتی، جیسے متعدد دیگر قومیں ہو چکی ہیں، تو تم اس کے پورے مستحق ہو چکے تھے مگر اللہ نے اپنے فضل اور رحمت سے ان کی خطاؤں اور جرائم سے مزید چشم پوشی کی۔ اور انہیں اور مہلت سنبھلنے کا مزید موقع عطا فرمایا
- تمہارے اعمال وافعال تو شروع ہی سے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دھتکار دیتا لیکن یہ محض اس کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے تمہیں آج تک مہلت دی۔ اس کے اس فضل ورحمت کا حق یہ ہے کہ اس کے شکر گزار بنو اور اپنی اس روش کو درست کرو لیکن تم الٹے اپنی اس روش پر فخر کر رہے ہو۔ اور اس فخر میں مبتلا ہو کر اس آخری موقع کو بھی ضائع کرنا چاہتے ہو جس کے بعد تمہارے لیے اصلاح حال کا کوئی موقع بھی باقی نہیں رہے گا۔